فلسفۂ صیام

از: مولانا مفتی جمیل الرحمن قاسمی

رمضان کا مبارک مہینہ اطاعت عبادت رحمت مغفرت اور خیر و برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں قرآن پاک نازل کیا۔ شب قدر ودیعت فرمائی نیکیوں کا ثواب بڑھایا اور اپنی رحمت برکت اور مغفرت کے خزانے بندوں کے لئے کھول دیئے۔ اس مہینہ کی ریاضت و عبادت سے انسان پرہیزگاری اور نیکوکاری کا خوگر بنتا ہے۔ اخلاق اور احسان کے مقام رفیع کو حاصل کرتا ہے اور نفس کی برائیوں اور رنجشوں سے محفوظ رہنے اور نفس کی خواہشوں پر قابو پانے کا عادی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے!

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تمہارے اندر پرہیزگاری پیدا ہو جائے۔ (البقرہ: ۱۸۳)

پرہیزگاری انسانیت کا جوہر ہے جو انسان کو کشادہ ظرف اور عالی مرتبت بناتی ہے۔ کائنات کی بیکراں وسعتوں تک ذہن و فکر کی پرواز ہوتی ہے۔ اور معاشرہ میں عزت و رفعت کا قابل قدر مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ ایمان قوی ہوتا ہے ارادے آہنی بنتے ہیں اور ضبط نفس کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

روزہ سے تزکیۂ نفس اور تطہیر باطن کا کام انجام پاتا ہے۔ ظاہری پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ رعونت خود پسندی اور طمع و حرص کے جراثیم نابود ہوتے ہیں۔ جسم فاسد فضلوں سے پاک ہوتا ہے ایمان و یقین کی پختگی وسعت ظرف، کشادہ دستی اور مکارم اخلاق سے باطنی نورانیت تابندہ ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہر شئی کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

تجھے اس کی راہ میں قربان کروں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے یہ آپ نے اس لئے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعت امر الٰہی کے لئے وہ برغبت تیار رہوں چنانچہ اس فرزند ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔ یہ واقعہ منیٰ میں ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی قدرت الٰہی کہ چھری نے کچھ کام نہ کیا۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ فرزند اسماعیل نہ تھے حضرت اسحاق تھے۔ لیکن دلائل کی قوت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور فدیہ میں اللہ تعالیٰ نے دنبہ بھیجا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا۔ واقعۂ ذبح کے بعد حضرت اسحاق علیہ السلام تولد ہوئے ہیں۔

واقعۂ زمزم کے بعد قبیلہ جرہم نے اس طرف سے گذرتے ہوئے ایک پرندہ کو دیکھا انہیں پرندہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ بیابان اور پرندہ۔ یہ کیا ماجرا سوچنے لگے کہ ضرور یہاں کہیں پانی ہوگا تلاش میں نکلے کافی جستجو کی اور آخر زمزم شریف دیکھا پانی سے بھرا ہوا۔ اور قبیلہ کے لوگوں نے آپس میں مشورہ کر کے زمزم کے قرب وجوار میں سکونت اختیار کرنے کے لئے حضرت ہاجرہ سے اجازت حاصل کرنے کی درخواست کی۔ حضرت ہاجرہ نے اس شرط پر رہنے کی اجازت دیدی کہ زمزم اور اس کے پانی پر قبیلہ کا کوئی حق نہ ہوگا۔ قبیلہ نے منظور کر لیا اور بعد میں اسی قبیلہ کی ایک حسین لڑکی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی ہوئی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے ایک سال بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گھر آئے ملاقات کرنے کی غرض سے حضرت اسماعیلؑ روزی کی تلاش میں کہیں گئے تھے اور جاتے وقت حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تاکید کی تھی کہ سواری سے نیچے نہ اترنا چنانچہ آپ نے بہو سے کہا میں نیچے اتر نہیں سکتا کوئی کھانے کی چیز ہو وہ مجھے کھانے کو پیش کرو۔ بہو نے جواب دیا کیا تم نہیں جانتے یہ ملک خشک ہے اور پیالہ وارے خالی پھر آپ نے دودھ مانگا بہو بولی بھیڑوں کے پستانوں میں دودھ نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا جب تمہارا شوہر گھر آئے گا تو اس سے کہو کہ ایک آدمی اس شکل وصورت کا تمہیں ڈھونڈھنے آیا تھا اور اس نے آپ کے لئے ایک پیغام رکھا ہے وہ یہ کہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل ڈالو۔ جب حضرت

اسماعیل علیہ السلام گھر لوٹ آئے اور بیوی سے پوچھا کوئی مہمان آیا تھا۔ بیوی نے جواب دیا ہاں
ایک صاحب اس خدوخال اور شکل صورت کے آئے تھے اور جو گفتگو بیوی نے مہمان سے کی تھی
بتایا اور یہ پیغام بھی سنایا کہ صاحب نے آپ کو کہہ رکھا ہے کہ گھر کی چوکھٹ بدل ڈالو۔ حضرت
اسماعیل علیہ السلام اس کا مطلب سمجھ گئے اور بیوی کو طلاق دیدی۔ یہ دنیا کی تاریخ میں پہلی طلاق
ہے۔ جو آج تک قائم ہے۔ اس بیوی کو طلاق دینے کے بعد آپ نے عمالقہ کے قبیلے کے ایک آدمی
مفاض نام کی لڑکی رعلہ سے شادی کی۔ یہ عمالقہ قبیلے کی خوشحالی اور آرام کی خبر سنکر یہاں لینے آیا تھا
حسب دستور ایک سال گذرنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹے سے ملاقات کرنے آئے۔ اس بار
بھی حضرت سارہ نے اسے سواری سے نہ اترنے کی تاکید کی تھی۔ چنانچہ جب آپؑ اپنے بیٹے کے
خیمہ پر پہونچے۔ تو آپ کی نئی بہو نے آپ کا گرم جوشی سے استقبال کیا سواری سے نیچے اترنے کی
بار بار گذارش کی اور آپؑ نہ اترے۔ بہو نے لذیذ ضیافت پیش کی جو آپ نے تناول فرمائی۔ اور
آپ کے پاؤں ستانے کے لیے دو بڑے پتھر لئے ان پر پاؤں رکھنے کی گذارش کی۔ پانی سے
پاؤں دھویا۔ منہ دھلایا۔ بالوں کی کنگھی کی۔ تابعداری اور وفاداری کی باتیں کیں۔ حضرت ابراہیمؑ
نئی بہو کے اس آؤ بھگت اور خاطر داری سے بہت محظوظ ہوئے اور کہا جب اسماعیل گھر لوٹیں
گے تو ان کو کہنا کہ اس خدوخال اور چال ڈھال کے آدمی آپ سے ملنے آئے تھے وہ آپ کے
نام یہ پیغام رکھ گئے ہیں کہ گھر کی دہلیز بہت اچھی ہے اور اسکو بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے
بلکہ اس کی اچھی طرح نگہداشت اور پرورش کرنی چاہیئے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر تیس سال کی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
کی طرف سے وحی نازل ہوا خانۂ کعبہ کی تعمیر کرنے کا۔ آپ نے یہ خوشخبری حضرت اسماعیل کو دیدی
چنانچہ باپ بیٹا اس کار خیر میں جٹ گئے۔ زمین کھودی اور اس کی بنیاد ڈالی۔ نزدیک پہاڑ
سے پتھر کاٹے اور ۳۰ گز لمبی ۲۴ گز چوڑی اور ۹ گز اونچی عمارت بنائی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو ایک پتھر کی صورت دکھا کر اس کی تلاش کا حکم دیا آپ نے حضرت اسماعیلؑ کو یہ
پتھر تلاش کرنے کو کہا۔ وہ پہاڑ کے نیچے کھودنے لگے اور جب وہ کھود رہے میں مصروف تھے تو ایک
نورانی صورت کا فرشتہ سفید پتھر اٹھائے سامنے نظر آیا فرشتہ نے پتھر آپ کو دیا اور غائب ہو۔

خلیل اللہ کو پتھر دکھایا اور باپ بیٹے نے اس پتھر کو ایک مخصوص مقام پر نصب کیا یہی حجر اسود ہے جس کو ہم جیسے گناہ گار لوگوں نے چوم چوم کر کالا بنا دیا۔ تعمیر کعبہ مکمل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ لوگوں کو بلاؤ وہ ابو قیس پہاڑ پر چڑھے اور بلند آواز میں لوگوں کو خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کو کہا۔ یہ آواز لاکھوں لوگوں کے کانوں میں آج بھی گونج رہی ہے اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں مسلمان زیارت بیت اللہ کے لئے مکہ شریف آتے ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد کے ساتھ اپنے اور اپنی نسل کے لیے مسلمان بنے رہنے کی دعا کی۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۔ اے پروردگار! تیری رضا و خوشنودی کے لیے ہم دونوں کو مسلمان بنائے رکھ اور ہماری نسل میں بھی مسلمان قوم کا سلسلہ برقرار رکھ۔

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام اپنی رفیقۂ حیات حضرت سارہ کے پاس گئے اور مستقل طور پر سکونت اختیار فرمائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام عرب میں ہی رہے۔

حضرت اسماعیل خدا پرست تھے اور صدیاں گذر گئیں ان کی اولاد دین ابراہیم بھول گئی عرب والوں نے بہت سے نشیب و فراز دیکھے۔ مکہ کی شادابی دیکھ کر بہت سے قبیلے مکہ شریف میں آباد ہوئے مکہ کی آبادی میں اضافہ ہوتا گیا۔ ہر ایک قبیلہ کی کوشش تھی مکہ میں خانہ کعبہ کے نزدیک رہے۔ مگر سب جگہ حاصل نہ کر سکے۔ دور دور انہیں جگہ مل گئی۔ انہوں نے مٹی اور پتھر کے گھر بنائے۔ اور کعبہ شریف سے دور ہونے کی وجہ سے وہ کعبہ شریف کے پتھر کے ٹکڑے تبرکاً اپنے گھر لائے اور ان پتھر کے ٹکڑوں کو گھر کی دیواروں میں نصب کرتے گئے پھر ان پتھروں کے گرد گھر کے لوگ طواف کرنے لگے۔ گویا ان کی نظروں میں ان کا گھر اب خانہ کعبہ تھا۔ اور ان ہی پتھروں کی پرستش کرنے لگے۔ اس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا کی پرستش کی اور ان کے بیٹوں نے پتھروں کی۔

فلسفۂ صیام

از: مولانا مفتی جمیل الرحمٰن قاسمی

رمضان کا مبارک مہینہ اطاعت عبادت رحمت مغفرت اور خیر و برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں قرآن پاک نازل کیا۔ شب قدر ودیعت فرمائی، نیکیوں کا ثواب بڑھایا اور ابر رحمت برکت اور مغفرت کے خزانے بندوں کے لئے کھول دیئے۔ اس مہینہ کی ریاضت وعبادت سے انسان پرہیزگاری اور نیکوکاری کا خوگر بنتا ہے۔ اخلاق اور احسان کے مقام رفیع کو حاصل کرتا ہے اور نفس کی برائیوں اور فتنوں سے محفوظ رہنے اور نفس کی خواہشوں پر قابو پانے کا عادی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے!۔

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تمہارے اندر پرہیزگاری پیدا ہو جائے۔ (البقرہ: ۱۸۳)

پرہیزگاری انسانیت کا جوہر ہے جو انسان کو کشادہ ظرف اور عالی مرتبت بناتی ہے۔ کائنات کی بیکراں وسعتوں تک ذہن وفکر کی پرواز ہوتی ہے۔ اور معاشرہ میں عزت و رفعت کا قابل قدر مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ ایمان قوی ہوتا ہے ارادے آہنی بنتے ہیں اور ضبط نفس کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

روزہ سے تزکیۂ نفس اور تطہیر باطن کا کام انجام پاتا ہے۔ ظاہری پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ کبر ونخوت خود پسندی اور طمع وحرص کے جراثیم نابود ہوتے ہیں۔ جسم فاسد فضلوں سے پاک ہوتا ہے اور ایمان ویقین کی پختگی وسعت ظرفی، کشادہ دستی اور مکارم اخلاق سے باطن نورانیت تابندہ ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہر شئی کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)